مسائل استحاضہ

ایک دو دن کے حیض کا حکم:

سوال: حیض کی کم سے کم مدت تین دن ہے اس سے کم حیض نہیں آتا ہے لیکن اگر کسی عورت کو مہینہ میں صرف ایک دن یا ڈیڑھ یا دو دن آتا ہے، اس کا کیا حکم ہے؟ وہ حیض شمار ہوگا یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــ حامدًا و مصلیاً

وہ حیض نہیں استحاضہ ہے ایسی عورت ممتدۃ الطہر ہے:

" **أقل الحيض ثلاثة أيام و لياليها، وما نقص من ذلك فهو استحاضة، اهـ**". (**الهداية**: ۱/۶۲، **باب الحيض**)(۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفر لہ دار العلوم دیوبند، ۲/۵/۹۳ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ، دار العلوم دیوبند، ۳/۵/۹۳ھ (فتاویٰ محمودیہ: ۵/۱۹۸)

حیض کی اقل مدت تین دن ہے، اس سے کم جو خون آئے وہ استحاضہ ہے:

سوال: ایک عورت کو ہر تین ماہ پر خون آتا ہے پہلے پانچ دن کی عادت تھی لیکن اب ایک رات خون آکر موقوف ہو جاتا ہے۔

بہشتی زیور میں مسئلہ ہے کہ تین دن اور تین رات سے کم جو خون آوے وہ حیض نہیں ہے، بیماری کا خون ہے۔

عورت مذکورہ کو جو خون آتا ہے اس کو کیا کہا جائے۔ حیض یا استحاضہ؟ عورت کی عمر ۳۵ سال ہے نماز، تلاوت کے لئے کیا کیا جائے؟ بینوا توجروا۔

---

(۱) "فإن انقطع على أكثرهما أو قبله فالكل نفاس" (الدر المختار) وقال ابن عابدينؒ: "(قوله: أو قبله) أي وقبل الأكثر، وزاد على العادة". (ردالمحتار: ۱/۳۰۰، باب الحيض، سعید)

"الطهر المتخلل في الأربعين بين الدمين نفاس عند أبي حنيفةؒ وإن كان خمسة عشر يوماً فصاعداً، وعليه الفتوىٰ". (الفتاوىٰ العالمكيرية: ۱/۳۷، الفصل الثاني في النفاس، رشيديه)

الجواب ــــــــــــــــــــ

تین دن اور تین رات سے کم خون آیا تو وہ حیض نہیں ہے۔

ہدایہ میں ہے:

"أقل الحيض ثلاثة أيام ومانقص من ذلك فهو استحاضة". (جلد:۱،ص:۵۴)(۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

(فتاویٰ رحیمیہ:۴/۲۵۷)

مستحاضہ کا حکم:

سوال: مجھے حیض کے بارے میں یہ مسئلہ معلوم کرنا ہے، شروع سے میری عادت پندرہ دن پاک رہنے کی ہے، کبھی کبھی بائیس روز بھی رہی، لیکن ایسا بہت کم ہوتا ہے اور گیارہویں دن نہاتی ہوں، تین چار سال سے کبھی ایسا بھی ہوا کہ آٹھ یا نو دن بعد نہا لیتی ہوں، لیکن یہ کم ہی ہوتا ہے۔ اس دفعہ میں نے ۱۵/دسمبر کو نماز شروع کی، ۲۳/دسمبر کو پھر خون آیا، اس زمانے میں تیس دسمبر تک نماز پڑھتی رہی، پھر بھی مٹیالا اور زردسا رنگ آتا رہا، گیارہ دن پورے کر کے ۲/جنوری سے میں نے پھر نماز شروع کر دی، اس دوران میں ایک آدھ دن تو صاف رہا اور کچھ ہلکا خاکی سا رنگ آتا رہا، دو چار دن ٹھیک رہا، لیکن گیارہ جنوری عشا کے وقت سے پھر خون آنے لگا اور دو دن تک تو خون کا رنگ رہا اور اب کبھی مٹیالا اور کبھی گلابی رنگ رہتا ہے۔ آج پندرہ تاریخ تک ایسا ہی رنگ ہے اور گیارہ جنوری سے میں نے نماز نہیں پڑھی، تو اب میں کب سے نماز شروع کروں اور یہ نمازیں جو نہیں پڑھی ہیں، قضا کروں یا قضا نہیں ہوگی۔ اگر بیچ میں پھر حیض آئے، تو اس زمانہ میں نماز پڑھوں یا نہیں؟ دن کے حساب کس طرح رکھے جائیں گے؟

الجواب ـــــــــــــــ باسم ملهم الصواب

پندرہ دسمبر سے قبل جب خون شروع ہوا تھا وہ تاریخ محفوظ کر لیں اس سے ٹھیک دس روز کے بعد پاکی کا زمانہ شمار ہوگا۔ پھر اس سے ٹھیک پندرہ روز کے بعد دوسرے حیض کا زمانہ ہوگا۔ درمیان میں خون آئے یا نہ آئے۔ ہر حال میں یہی حساب رکھیں، اس حساب کے مطابق جو زمانہ پاکی کا تھا اس کی نمازیں قضا پڑھیں۔(۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

(احسن الفتاویٰ:۲/۷۴)

---

(۱) عن أبي أمامة الباهلي قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:"لايكون الحيض للجارية والثيب الذى قد أيست من الحيض أقل من ثلاثة أيام ولا أكثر من عشرة أيام فإذا رأت الدم فوق عشرة أيام فهى مستحاضة فمازاد على أيام أقرائها قضت ودم الحيض أسود خائر تعلوه حمرة ودم المستحاضة أصفر رقيق". (الدار قطنى، كتاب الحيض، نمبر ۸۳۴)

عن واثلة بن الأسقع قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:"أقل الحيض ثلاثة أيام وأكثره عشرة أيام". (الدار قطنى، كتاب الحيض، جلد اول ص ۲۲۵، نمبر ۸۳۶، انیس)

(۲) عن عائشة أنها قالت: قالت فاطمة بنت أبى حبيش لرسول الله صلى الله عليه وسلم... ==

عادت والی عورت کو کبھی دس دن کبھی گیارہ دن خون آئے تو کیا کرے:

سوال: ایک عورت کو پانچ دن عادت حیض کی تھی، بعد میں کبھی دس دن خون آتا کبھی گیارہ دن، تو پانچ دن کے بعد یہ بحکم حائضہ ہے یا طاہرہ؟

الجواب

اگر دس دن کے اندر اندر خون آیا ہے تو کل حیض شمار ہوگا اور اگر دس دن سے تجاوز کر گیا تو صورت مذکورہ میں ایام عادت یعنی پانچ دن حیض اور باقی استحاضہ شمار ہوگا۔ ہدایہ(۱) وشرح وقایہ۔ فقط (فتاویٰ دارالعلوم:۱/۲۸۴)

ایام عادت کے بعد خون آئے تو یہ خون حیض ہے یا استحاضہ:

سوال: کسی عورت کو عموماً پانچ روز حیض رہتا ہے، پھر وہ پاک ہو کر غسل کر لیتی ہے، مگر بعض مرتبہ خلاف عادت اس پانچ روز کے بعد پھر خون حیض آنے لگتا ہے اور ایک دو روز میں بند ہو جاتا ہے، تو یہ خون حیض ہے یا استحاضہ اور اس میں وطی بعد غسل کے جائز ہے یا نہیں؟

الجواب

پاکی کے بعد صورت مسئولہ میں پانچ روز کے بعد یعنی ابتداء حیض سے دس روز کے بعد جو خون آوے وہ استحاضہ ہے اور استحاضہ میں نماز معاف نہیں، اسی حالت میں پڑھتی رہے اور ہمبستری بھی جائز ہے۔(۲)

احقر عبدالکریم عفی عنہ، ۱۳/صفر ۴۵ھ، الجواب صحیح: ظفر احمد عفا عنہ، ۱۲/صفر ۴۵ھ (امداد الاحکام جلد اول ص ۳۷۱)

== ... یارسول اللّٰہ! إنی لاأطہر، أفأدع الصلوۃ؟ فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم: "إنما ذلک عرق ولیس بالحیضۃ فإذا أقبلت الحیضۃ فاترکی الصلوۃ فإذاذہب قدرہا فاغسلی عنک الدم وصلی". (بخاری، باب الاستحاضۃ/مسلم، باب المستحاضۃوغسلہاوصلواتہا)

عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال فی المستحاضۃ: "تدع الصلوۃ أیام أقرائہاالتی کانت تحیض فیہا ثم تغتسل وتتوضأ عند کل صلوۃ وتصوم وتصلی". (ترمذی باب ماجاء أن المستحاضۃ تتوضأ لکل صلوۃ، ص ۳۳، نمبر ۱۲۶۔ انیس)

(۱) والطہر إذا تخلل بین الدمین فی مدۃالحیض فہو کالدم التوالی. (الہدایۃ، کتاب الحیض)

قلت لعطاء فحاضت فأدبرعنہا الدم و ہی تری ماء أو تریۃ ؟قال: فلا تصلی حتی تری الخفوف الطاہر. (مصنف عبد الرزاق، باب ما تری أیام حیضتہا أو بعدہا، جلد اول، ص ۳۰۳، نمبر ۱۱۶۳)

ولوزاد الدم علیٰ عشرۃ أیام ولہا عادۃ معروفۃ دونہاردت إلیٰ أیام عادتہا والذی زاداستحاضۃ. (الہدایۃ، باب الحیض، فی بیان الاستحاضۃ)

قالت عائشۃ رضی رأیت مرکنہا ملاٰن دمًا فقال لہارسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم: امکثی قدر ما کانت تحبسک حیضتک ثم اغتسلی وصلی. (نسائی، المرأۃ تکون لہا أیام معلومۃ تحیضہا کل شہر، انیس)

(۲) الدارقطنی، کتاب الحیض حدیث نمبر ۸۳۴/و، نمبر ۸۳۶۔ انیس

استحاضہ میں مہینہ کے کن دنوں کو حیض شمار کرے اور کن کو طہر:

سوال(۱): ایک عورت استحاضہ کے مرض میں عرصہ سے مبتلا ہے، خون برابر جاری ہی رہتا ہے، مہینہ میں کبھی کبھی دو تین دن کا وقفہ ہوتا، کبھی وہ بھی نہیں ہوتا اور اپنی قدیم عادت بھی اسے یاد نہیں ہے۔

(۲) مہینہ کی کن تاریخوں کو وہ طہر شمار کرے اور کن تاریخوں کو حیض سمجھے؟

(۳) کن دنوں میں نماز، روزہ، تلاوت کی پابندی کرے اور کن دنوں میں نہ کرے؟

سوال: (۴) جن دنوں میں اس پر نماز، روزہ فرض ہے اس کی تعیین فرمائیں۔

سوال: (۵) جن دنوں میں وہ نماز پڑھ سکتی ہے ان دنوں میں وہ وضو کر کے قرآن پاک کی تلاوت کر سکتی ہے اور قرآن کو چھو سکتی ہے یا نہیں؟

سوال: (۶) طہر اور حیض کے دنوں کی تشریح فرمائیں اور قرآن پاک کی تلاوت کے حکم کو بھی واضح فرمائیں

الجواب ـــــــــــــــــــــــ حامدًا و مصلیاً

ایسی عورت تحری کرے یعنی اگر اس کو اپنی عادتِ قدیمہ یاد نہیں اور لَون سے بھی نہیں پہچانتی، تو دل پر بہت زور ڈال کر غور کرے اور خوب سوچے اور اللہ سے دعا بھی کرے۔ پھر جن ایام کے متعلق اس کا دل گواہی دے کہ یہ حیض کے ایام ہیں، ان کو حیض کا زمانہ تصور کرے، ان میں نماز نہ پڑھے، روزہ نہ رکھے، نہ تلاوت کرے، نہ قرآن پاک کو ہاتھ لگائے۔ ان ایام کے علاوہ بقیہ ایام میں یہ سب کام کرے گی، البتہ ہر نماز کے وقت تازہ وضو کرے گی اور اس وضو سے نماز فرض، سنت، نفل سب کچھ پڑھے گی اور تلاوت بھی کرے گی، قرآن پاک کو ہاتھ بھی لگائے گی۔(۱) اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرے اور پریشانی دور کرے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۹۲/۸/۲۱ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ، دارالعلوم دیوبند، ۱۳۹۲/۸/۲۲ھ (فتاویٰ محمودیہ: ۲۱۱/۵)

ممتدۃ الطہر کا حکم:

سوال: ایک عورت کی عمر تقریباً تیس سال ہے۔ اس کو چھ سات سال سے کمزوری ضعف جسمانی و بیماری وغیرہ کے سبب ایام ماہواری میں صرف ڈیڑھ دو روز خون آیا ہے اور وہ بھی بہت کم مقدار میں۔ شادی سے پہلے چار روز خون آنے کی عادت تھی، شادی کے بعد بھی دو تین سال ٹھیک خون (حیض) آیا۔ اس کے بعد کمزوری وغیرہ کے سبب کم

(۱) "من نسيت عادتها تسمى المحيرة والمضلة" .... وحاصله أنها تتحرى، ومتى ترددت بين حيض ودخول فيه وطهر تتوضأ لكل صلوة...... اهـ. (الدر المختار: ۲۸۷/۱، باب الحيض، سعيد)

ہوتے ہوتے یہ حالت ہوگئی۔ اطبا کو دکھلایا گیا تو انہوں نے خون کی کمی کو اس کا سبب بتایا۔ علاج کیا گیا تو دوا کے جاری رہتے ہوئے اس ماہ ماہواری ٹھیک حالت پر ہوئی خارج شدہ خون کی مقدار بھی بڑھی مگر دوا مہنگی ہونے کی وجہ سے اس کو مکمل صحت ہونے تک جاری نہیں رکھا جاسکا۔ اس لیے کہ اس کے شوہر ایک مدرسہ میں مدرس ہیں۔ ان کی اتنی آمدنی نہیں ہے۔ اس عورت کے دو حیض کے دوران ۲۶، ۲۷ دن کا فاصلہ ہوتا ہے۔ ہر مہینہ ۲۶، ۲۷ دن کے بعد جب اس عورت کو ماہواری آتی ہے تو اسی بیماری اور کمزوری وغیرہ کے باعث درد وغیرہ کی شکایت بھی ہوتی ہے جیسا کہ ایسی حالت میں عموماً عورتوں کو آج کل ہوا کرتی ہے۔ کتابوں میں حیض کی اقل مدت تین روز لکھی ہے لیکن کئی سال سے اس کو تین دن کبھی ہوئے ہی نہیں، تو اب یہ معلوم کرنا ہے کہ اس کے لئے ایسی حالت میں نماز، روزہ وغیرہ کا شرعاً کیا حکم ہے۔ یہ خون حیض کا شمار ہوگا یا نہیں؟ دوسرے یہ کہ عورت کب سے نماز پڑھے گی، خون بند ہوجانے کے بعد یا تین دن کے بعد؟ تیسرے کہ اگر یہ خون حیض کا نہیں ہے، استحاضہ ہے اور نماز کی قضا اس پر لازم ہوگی تو کیا اتنی کم عمر میں حیض آنا بند ہوجاتا ہے؟

هو المصوب

مذکورہ عورت کو دو دم کے درمیان ۲۶، ۲۷ دن کا فاصلہ ہوتا ہے اور تین دن سے کم خون آتا ہے۔ لہذا یہ دم فاصل کہلائے گا اور نصاب اقل حیض تین یوم سے کم ہونے کی وجہ سے حیض بھی شمار نہیں ہوگا۔

فقہا ایسی عورت کو ''**مرتفقة الحيض**'' یا ''**ممتدة الطهر**'' کہتے ہیں۔ یعنی ایسی عورت جس کو کم از کم ایک ہی مرتبہ حیض آکر سن ایاس سے قبل ہی بند ہوگیا ہو۔ لہٰذا مذکورہ عورت **ممتدة الطهر** کے حکم میں ہوگی اور جن ایام میں خون آتا ہو وہ نماز، روزہ ترک نہ کرے۔ (۱)

تحریر: محمد طارق ندوی، تصویب: ناصر علی ندوی۔ (فتاویٰ ندوۃ العلماء: ۱/۲۵۶ و ۲۵۷)

طہر پندرہ روز سے کم نہیں ہوتا اگرچہ کمی قلیل بھی ہو:

سوال: کتب فقہ میں لکھا ہے کہ کمتر مدت طہر کی پندرہ روز کامل گزرنا ہے اور کسی عورت کا حیض یا نفاس مثلاً رمضان کی پہلی تاریخ ظہر کے بعد موقوف ہوا اور پندرہ تاریخ مہینہ مذکور کے عین دوپہر کے وقت پھر خون دیکھا، آیا ایک پہر یا ایک ساعت یا دو ساعت کم کا اعتبار کر کے طہر کا حکم ہوگا یا نہیں؟

(۱) قوله "وإن استغرق العمر" صادق بثلاث صور: الأولىٰ: أن تبلغ بالسن وتبقى بلا دم طول عمرها فتصوم وتصلي ويأتيها زوجها وغير ذلك أبداً وتنقضي عدتها بالأشهر، الثانية: أن ترى الدم عند البلوغ أو بعده أقل من ثلاثة أيام ثم يستمر انقطاعه وحكمها كالأولىٰ، الثالثة: أن ترى ما يصلح حيضاً ثم يستمر انقطاعه وحكمها كالأولىٰ. (ردالمحتار: ۱/۴۷۷)

الجواب

طہر نہ ہوگا، کیونکہ پندرہ یوم ولیلہ سے کم ہے۔

فی الدر المختار، باب الحیض: (والناقص)عن أقله الخ فی رد المحتار: (قوله والناقص الخ) أی ولو بیسیر، قال القهستانی: فلو رأت المبتدأة الدم حین طلع نصف قرص الشمس وانقطع فی الیوم الرابع حین طلع ربعه کان استحاضة إلیٰ أن یطلع نصفه، فحینئذ یکون حیضاً والمعتادة بخمسة مثلاً إذا رأت الدم حین طلع نصفه وانقطع فی الحادی عشر حین طلع ثلثاه فالزائد علی الخمسة استحاضة، لأنه زاد علی العشرة بقدر السدس، آه أی سدس القرص. (ج۱ص۲۹۳)

۲۶ر ذی الحجہ ۱۳۳۱ھ (تتمہ ثانیہ ص:۱۰۲) (امداد الفتاویٰ جدید: ۱/۸۷-۸۸)

طہر کا مطلب کیا ہے اور اگر تین ماہ مسلسل خون آئے تو حیض کا شمار کس طرح ہوگا:

سوال: معنی طہر چیست۔ اگر زنے را بلا ناغہ تا مدت سہ ماہ خون رواں باشد مدّتِ حیضش چگونہ محسوب گردد از ابتداء ماہ؟(۱)

الجواب

حیض معتادہ موافق عادت اوگرفتہ باقی را حکم طہر باید داد، واگر معتادہ نیست مبتدأہ ہست دہ روز کہ اکثر حیض است از ہر ماہ حیض شمردہ در باقی بست روز نماز وروزہ بکند۔ دمے کہ زائد از اکثر مدت حیض است یا زاید از عادت معتادہ است آں استحاضہ است، نماز وروزہ دراں واجب است ومعنی طہر عدم حیض است۔ وتفصیل مسائل حیض واستحاضہ ومعتادہ ومبتدأہ از کتب فقہ باید جست۔(۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم (فتاویٰ دار العلوم: ۱/۲۸۳)

(۱) خلاصۂ سوال: طہر کا مطلب کیا ہے، اگر کسی عورت کو بلا ناغہ تین ماہ تک مسلسل خون جاری رہے، تو اس کے حیض کی مدت کا شمار مہینہ کے شروع سے کس طرح ہوگا؟ انیس

(۲) ترجمہ: اگر پہلے سے کوئی عادت ہے تو اتنے دن ہر ماہ میں حیض شمار ہوں گے، بقیہ دنوں میں نماز پڑھے گی اور اگر پہلے پہلے ایسا ہوا ہے تو ہر ماہ دس دن حیض کے ہوں گے بقیہ استحاضہ کے۔ ظفیر)

خلاصۂ جواب: عادت والی عورت کا حیض اس کی عادت کے مطابق شمار کر کے باقی ایام کو طہر کا حکم دیا جائیگا، اور اگر پہلے سے کوئی عادت نہیں ہے بلکہ ایسا پہلی بار ہوا ہے تو دس روز جو حیض کی اکثر مدت ہے ہر ماہ حیض شمار کر کے بقیہ بیس دن نماز روزہ ادا کر یگی، اور وہ خون جو حیض کی اکثر مدت سے یا عادت والی عورت کی عادت کے ایام سے زائد ہو وہ استحاضہ ہے، ان ایام میں نماز روزہ واجب وضروری ہے، اور طہر کا معنی حیض کا نہ ہونا ہے، اور حیض، استحاضہ، معتادہ اور مبتدأہ کے مسائل کی تفصیل فقہ کی کتابوں میں تلاش کی جاسکتی ہے۔

وأکثره عشرة بعشرة لیال، کذا رواه الدارقطنی وغیره، والناقص عن أقله والزائد علی أکثره أو أکثر النفاس أو علی العادة وجاوز أکثرهما وما تراه صغیرة دون تسع علی المعتمد وآیسة علی ظاهر المذهب وحامل الخ استحاضة وأقل الطهر بین الحیضتین أو الحیض والنفاس خمسة عشر یوماً ولیالیها إجماعاً ولا حد لأکثره، إلخ. (الدر المختار علیٰ صدر رد المحتار، باب الحیض: ۱/۲۶۲و۲۶۳، انیس)

حکم اس خون کا جو اقل طہر سے پہلے شروع ہو کر اقل طہر کے بعد تک جاری رہے:

سوال: اگر کسی کو نو روز یا دس روز ماہواری کی عادت ہو اور بیس روز پاک رہنے کی عادت ہو اور اس کو دوسری تاریخ ماہواری شروع ہو اس دس تاریخ کو پاک ہو جاوے اور پاک ہونے کے نو روز کے بعد پھر آجاوے جس کو آج چھٹا روز ہے اس زمانہ میں نماز روزہ سب بدستور کیا جس طرح بہشتی زیور میں ہے کہ ہر نماز کے واسطے تازہ وضو کرلیا کرے، اب یہ پوچھنا ہے کہ اب پاکی کے زمانہ کو پندرہ روز ہوگئے تو اب کل سے ماہواری کا زمانہ شمار کیا جاویگا یا عادت کے موافق بیس روز پاک رہے گی اور بیس روز کے بعد ماہواری کا زمانہ شروع ہوگا اور اگر کل سے پاکی کا زمانہ نہیں ہے تو اس حالت میں اعتکاف درست ہے یا نہیں یعنی قرآن اور نماز نہ پڑھے صرف تسبیح وغیرہ پڑھتی رہے؟

الجواب

فی رد المحتار: وإن وقع (أی الاستمرار) فی المعتادة، فطهرها وحيضها ما اعتادت فی جميع الأحكام إن كان طهرها أقل من ستة أشهر وإلا فترد إلىٰ ستة أشهر إلاساعة وحيضها بحاله. (ج۱ص۲۹۴)

قلت: يرادبالاستمرارظهورالدم فی غيرزمان الحيض فيحكم فی المسئول عنها بالاستمرار لأن المدة التی ظهرفيها الدم ليس بزمان حيض لأنه لم ينقص إذ ذاک أقل زمان الطهرولا يراد بالإستمرار عدم الإنقطاع أبداً لأنه يتعذر الحكم عليها أبداًمادامت حيةهف ويصدق علىٰ هذه أيضاً أن طهرها أقل من ستة أشهر فيحكم عليها بردهاإلىٰ عادتها.

حاصل یہ کہ اس کے اس خون کو استحاضہ کا خون کہیں گے اور عادت کے موافق بیس (۲۰) روز تک پاک کہیں گے۔

۲۸ ررمضان ۱۳۳۳ھ (تتمہ ثالث ص ۸۶) (امداد الفتاویٰ جدید: ۱/۸۶-۸۷)

اس عورت کا حکم جس کا خون تین روز سے کم میں منقطع ہو جاوے:

سوال: جس عورت کو اکثر ایسی عادت ہو کہ تین دن رات سے پہلے خون بند ہو جاتا ہو، کیا وہ شروع میں دو تین روزے قضا نہ کرے انتظار میں احتیاطاً روزہ رکھے اگر تین دن رات پورے ہو گئے تب تو حیض سمجھ کر روزہ شمار نہ کرے اور پھر ان کی قضا رکھے اگر تین رات دن سے کم میں بند ہو گیا تو استحاضہ خیال کر کے سمجھ لے کہ روزہ کوئی نہیں گیا اس میں کیا ہونا چاہئے؟

الجواب

فی الدر المختار: فيه (أی بالبروز) تترک الصلوٰة ولومبتدأة فی الأصح، لأن الأصل الصحة، والحيض دم صحة، شمنی. (رد المحتار: ج۱ص۲۹۲)

اسی طرح یہاں بوجہ عادت کے غالب اور ظاہر دم مرض ہے، پس اس کا مقتضیٰ یہ ہے کہ یہ عورت نماز وروزہ نہ چھوڑے جیسا سوال میں تجویز کیا گیا ہے۔

۱۷ر رمضان ۱۳۳۲ھ (تتمہ ثانیہ ۱۶۶) (امداد الفتاویٰ جدید: ۸۶/۱)

دم حیض اگر دس روز سے بڑھ جائے:

سوال: عورت کا خون حیض دس دن سے بڑھ گیا اور اگلے حیض کی مدت یاد نہیں مگر یہ یاد ہے کہ پہلے زمانہ میں اول ماہ یا وسط یا آخر میں حیض آتا تھا، ابتداء یا کچھ تفکر کرنے سے اور عورت پہلے حیض کی مدت خوب سوچنے سے انداز کرسکتی ہے یا نہیں کرسکتی ہے، تو ان صورتوں میں کیا حکم ہے؟

الجواب

عورت اگر پہلے حیض کی مدت یا وقت بھول جاوے تو غلبہ ظن اور تحری سے جس بات کو ترجیح ہو اس پر عمل کرسکتی ہے ،اور اگر غلبہ ظن بھی کسی طرف نہ ہو تو صورت مسئولہ میں حکم یہ ہے کہ اس کا حیض تین دن مانا جائے گا، باقی جتنے دن اس کو خون آیا ان دنوں کی نماز اس کے ذمہ واجب ہے، لیکن سات دن کی نمازیں اس مدت دم کی اس طرح ادا کی جائیں کہ ہر نماز کے وقت غسل کیا جاوے، سات دن کے بعد اور ایام کی نماز میں صرف وضو جدید کرے، واللہ اعلم، اور اگر دس دن گذر جانے کے بعد قضا کرے تو ہر نماز کے لئے غسل لازم نہ ہوگا، صرف اول نماز کے لئے غسل کرے، باقی کے لئے وضو۔ (۱) ۲ر جمادی الاخریٰ ۱۴۴۱ھ فقط (امداد الاحکام جلد اول ص ۳۶۲)

دم نفاس اگر چالیس روز سے بڑھ جائے:

سوال: ایک عورت کی عادت نفاس کبھی ایک ماہ کبھی اس سے کچھ کم ہے، مگر اس مرتبہ خون چالیس روز سے زیادہ بڑھ گیا اور رنگ اس کا اس خون حیض کے مشابہ ہے جو ہر ماہ اس کو پانچ روز آتا ہے اور تاریخیں بھی اس وقت خون حیض ہی کی ہیں جس سے یہ شبہ ہوتا ہے کہ بعد انقطاع دم نفاس دم حیض جاری ہو گیا ہے اس صورت میں کیا کرنا چاہئے؟

---

(۱) عن عائشةؓ قالت: جاء ت فاطمةؓ بنت أبی حبیش إلٰی النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم فقالت: یا رسول اللّٰہ! إنی امرأة أستحاض فلا أطهر، أفأدع الصلاة؟ قال: "لا، إنما ذالک عرق و لیس بالحیضة، اجتنبی الصلاة أیام محیضک ثم اغتسلی و توضئی لکل صلاة وإن قطر الدم علی الحصیر". (ابن ماجة، باب ما جاء فی المستحاضة التی قدعدت أیام أقرائها / نسائی، باب ذکر الاستحاضة وإقبال الدم وإدباره / الدار قطنی، کتاب الحیض، ج اول، ص ۲۱۹، نمبر ۸۰۸)

عن النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم قال فی المستحاضة: "تدع الصلوة أیام أقرائها التی کانت تحیض فیها ثم تغتسل وتتوضأ عند کل صلوة وتصوم وتصلی. (سنن الترمذی، باب ماجاء أن المستحاضة تتوضأ لکل صلوة: ص ۳۳ نمبر ۱۲۶۔ انیس)

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــــــ

قال فی منهل الواردین من بحار الفیض علی ذخر المتأهلین فی مسائل الحیض: "وأکثره أی النفاس أربعون یوماً وقد علم إجمالاً مما مر من بیان أکثر الحیض والنفاس وأن الزائد علیهما لایکون حیضاً ولا نفاساً وأن الدم الصحیح لایعقبه دم صحیح وحینئذٍ فالحیضان لایتوالیان بل الثانی منهما استحاضة وکذا فی الأخیرین فی قوله وکذا القاسان والنفاس والحیض بل لابد من طهر تام فاصل بینهما أی بین کل اثنین من الحیضین والنفاسین والحیض والنفاس آه (ص ۷۷و۷۸) وفی ردالمحتار فی حکم المتحیرة المبدأة ونفاسها أربعون ثم عشرون طهرها إذلا یتوالی نفاس وحیض آه. (صفحہ: ۲۹۴ جلد اول)

پس صورت مذکورہ میں اس کا نفاس عادت سابقہ کے موافق شمار ہو کر باقی دم استحاضہ ہے حیض نہیں، کیونکہ نفاس کے بعد جب تک پندرہ دن پورے نہ گذر جائیں اس وقت تک حیض نہیں ہوسکتا، ہاں اگر نفاس کے پندرہ دن کے بعد بھی خون آتا رہا اور وہ تاریخیں حیض کی ہوں تو اس کو حیض کہا جائے گا۔ (امداد الاحکام جلد اول ص ۳۶۲ تا ۳۶۳)

چالیس دن خون آیا پھر ایک ہفتہ پاک رہی، پھر خون آ گیا، تو اسے کیا شمار کیا جائے گا:

سوال: ایک عورت کو پورے چالیس روز نفاس رہا بعد چالیس روز کے آٹھ سات روز پاک رہی پھر سرخ خون آیا۔ یہ خون حیض شمار ہوگا یا استحاضہ؟ پہلی دفعہ تیس دن خون نفاس رہا تھا۔

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــــــ

نفاس اس کا اس دفعہ چالیس دن ہے اور آٹھ سات دن کے بعد جو خون آیا وہ استحاضہ کا ہے، (۱) کیونکہ پندرہ دن طہر کے، بعد نفاس کے پورے نہیں گذرے۔ (۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم (فتاویٰ دارالعلوم: ۲۸۳/۱)

جمے ہوئے خون کے بعد جو خون آوے اس کا حکم:

سوال: بعد سقوط علقہ (خون بستہ) ومضغہ (گوشت کا لوتھڑا) جو دم (خون) آوے گا وہ دم نفاس ہوگا یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــــــ

نہیں۔

(۱) عن عبد اللّٰه بن عمرو قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم: تنتظر النفساء أربعین لیلةً، فإن رأت الطهر قبل ذالک فهی طاهر، وإن جاوزت الأربعین فهی بمنزلة المستحاضة، تغتسل و تصلی، فإن غلبها الدم توضأت لکل صلوة. (الدار قطنی، باب الحیض، ج اول ص ۲۲۸، نمبر ۸۴۷، انیس)

(۲) أقل الطهر بین الحیضتین أو النفاس والحیض خمسة عشر یوماً ولیالیها إجماعاً (در مختار) هذا إذا لم یکن فی مدة النفاس. (رد المحتار، باب الحیض: ۲۶۳/۱۔ ظفیر)

قال فی الشامی: "إن الأصل فیه أن المخالفة للعادة فی النفاس فإن جاوز الدم الأربعین فالعادة باقیة ترد إلیها والباقی استحاضة وإن لم یجاوز انتقلت العادة إلی مارأته والکل نفاس". (رد المحتار، باب الحیض: ۲۷۷/۱، ظفیر)

فی الدر المختار: والنفاس دم یخرج عقب ولد أو أکثره ولو متقطعاً عضواً لا أقله. (۱) فقط (امداد صفحہ:۱، جلد اول)۔ (امداد الفتاویٰ جدید:۱/۸۲)

اسقاط حمل کے بعد حیض یا استحاضہ کا حکم:

سوال: اگر حمل گرنے کے بعد کوئی عضو ظاہر نہ ہوتا ہو بلکہ نرا خون ہی خون ہو یا محض گوشت کا لوتھڑا ہو تو وہ خون جو بعد اسقاط کے دیکھا ہے، وہ حیض ہے یا استحاضہ۔

الجواب

فی الدر المختار: وسقط ظهر بعض خلقه کید أو رجل أو أصبع أو ظفر أو شعر ولد حکماً فتصیر به نفساء (إلیٰ قوله) فإن لم یظهر له شیء فلیس بشیء والمرئی حیض إن دام ثلاثاً وتقدمه طهر تام وإلا استحاضة آه. فی رد المحتار: قوله وتقدمه أی وجد قبله بعد حیضها السابق لیصیر فاصلاً بین الحیضتین الخ قوله وإلا استحاضة أی إن لم یدم ثلثاً وتقدمه طهر تام أو دام ثلثاً ولم یتقدمه طهر تام أو لم یدم ثلثاً ولا تقدمه طهر تام (ح).

پس صورت مسئولہ میں نفاس تو نہیں، پھر اگر یہ خون تین دن تک رہا اور اسکے قبل طہر کی مدت پوری ہوئی تھی تو حیض ہے ورنہ استحاضہ۔ (۲) ۵/ رجب ۱۳۳۱ھ (تتمہ ثانیہ ص ۵۰) (امداد الفتاویٰ جدید:۱/۸۲)

اسقاط حمل کے احکام متعلقہ نفاس ونماز روزہ وغیرہ:

سوال: دو ماہ کا اسقاط ہوگیا مضغۂ گوشت جس میں نشانات صورت نمودار تھے گرا، اس کا کیا حکم ہے، دفن کرنا اور کفن لازم ہے یا نہیں اور اس صورت میں جو خون قبل اسقاط یا بعد اسقاط جاری ہو وہ نفاس میں داخل ہے یا نہیں؟ نماز روزہ سے ایسی حالت میں کنارہ کش ہونا واجب ہے یا نہیں؟ کیونکہ پوری ولادت نہیں ہے۔

الجواب

فی الدر المختار، باب الحیض فی أحکام النفاس: وسقط ظهر بعض خلقه کید أو رجل أو أصبع أو ظفر أو شعر ولا یستبین خلقه إلا بعد مأة وعشرین یوماً ولد حکماً فتصیر المرأة به نفساء (إلیٰ قوله) فإن لم یظهر له شیء فلیس بشیء والمرئی حیض إن دام ثلثاً وتقدمه طهر تام وإلا استحاضة، وفیه باب صلوٰة الجنازة: وإلا أی وإن لم یستهل غسل وسمی عند الثانی وهو الأصح فیفتیٰ به علی خلاف ظاهر الروایة إکراماً لبنی آدم کما فی ملتقی البحار وفی النهر عن الظهیریة، وإن استبان بعض خلقه غسل

(۱) عن الحسن فی الحامل تری الدم قالا: هی بمنزلة المستحاضة تغسل کل یوم مرة عند صلوة الظهر. (مصنف عبد الرزاق، باب الحامل تری الدم، ج اول، ص ۳۱۶، نمبر ۱۲۱۰، انیس)

(۲) اس کی وضاحت آگے سوال (بعنوان اسقاط حمل کے احکام متعلقہ نفاس ونماز روزہ وغیرہ) کے جواب میں آرہی ہے۔ سعید پالنپوری

وحشرهو المختار وأدرج في خرقة ودفن ولم يصل عليه اه في رد المحتار: مواخذاً علىٰ تقديره بمأة وعشرين يوماً مانصه لكن يشكل على ذلك قول البحر أن المشاهد ظهور خلقه قبل هذه المدة (إلىٰ قوله) أيضاً هو موافق لما ذكره الأطباء الخ وفيه علىٰ قوله وإلا يستهل مانصه شمل ماتم خلقه ولاخلاف في غسله ومالم يتم فيه خلاف والمختار أنه يغسل ويلف في خرقة ولا يصلى عليه آه.

روایت مذکورہ سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی جزء اجزاء بدن انسانی سے مثل ہاتھ یا پاؤں یا انگلی یا ناخن یا بال وغیرہ نمودار ہو گیا ہے تو وہ شرعاً بچہ ہے اوراس کے بعد جوخون آیا وہ نفاس ہے اسلئے نماز ساقط ہو جائے گی اور روزہ دوسرے ایام میں قضا کرے گی اوراس صورت میں اس کو(۱) غسل دیا جائے گا اور اگر کوئی چیز ظاہر نہیں ہوئی تو بچہ نہیں ہے، نہ اس کیلئے غسل وکفن ہے، نہ قاعدہ کے موافق دفن ہے، البتہ چونکہ جزء آدمی ہے، اس لئے زمین میں ویسے ہی دبا دینا چاہئے اوراس صورت میں وہ خون نفاس بھی نہیں ہے، بلکہ دیکھنا چاہئے کہ اس سے قبل حیض آئے ہوئے کتنا زمانہ ہوا، اور یہ خون کئے روز آتا ہے۔ اگر حیض آئے ہوئے پندرہ روز یا زیادہ ہو گئے ہوں اور یہ خون کم از کم تین روز آوے، تو حیض ہے اور ایک شرط بھی کم ہو جاوے تو استحاضہ ہے، جس میں نماز روزہ سب صحیح ہے۔ واللہ اعلم

۲۹/ذی الحجہ ۱۳۲۱ھ (امداد ص۴ ج۱)۔ (امدادالفتاویٰ جدید:۱/۸۳-۸۴)

رحم کا آپریشن کرانے کے بعد حیض کا آنا اور نماز کا مسئلہ:

سوال: السلام علیکم! حال ہی میں، میں نے اپنا رحم سرجری کے ذریعہ نکلوایا ہے، اب ۲۶/دن گذر گئے ہیں، آپریشن کے بعد سے خون نکلنا رک گیا ہے، لیکن کچھ قطرے آتے ہیں، میں جاننا چاہتی ہوں کہ میں نماز پڑھنا کب سے شروع کروں؟

الجواب ـــــــــــــــــــ حامداًو مصلیاً

واضح ہو کہ حیض کا اخراج رحم سے ہوتا ہے، اور صورت مسئولہ میں سائلہ نے اپنا رحم نکلوا دیا ہے، لہذا جب بھی سائلہ کو خون آئے گا وہ حیض کا نہیں بلکہ استحاضہ (بیماری) کا خون کہلائے گا اور سائلہ اپنے تمام احکام میں آیسہ اور مستحاضہ کے حکم میں ہوگی اور اس پر خون کے اخراج کے باوجود نماز وروزہ وغیرہ کا اہتمام کرنا لازم ہوگا۔

وفي الهندية: الفصل الأول في الحيض وهو دم من الرحم لاولادة، كذافي فتح القدير. (۱/۳۶) وفي الدر: (هو) لغة السيلان (إلىٰ قوله) (دم من رحم) خرج الإستحاضة ومنه ماتراه صغيرة وآيسة ومشكل الخ، وفي الشامية: تحت قوله (قوله خرج الإستحاضة) أي بناءً علىٰ أن المراد بالرحم وعاء الولد لاالفرج الخ. (۱/۲۸۳) وأيضاً: "(ودم استحاضة) حكمه (كرعاف دائم) وقتاً كاملاً (لايمنع صوماً وصلاةً) ولو نفلاً (و جماعاً) لحديث "لاتوضىء وصلى وإن قطر الدم على الحصير"، آه. (۱/۲۹۸) والله أعلم وعمله أتم. (فتاویٰ دارالافتاءوالقضاء جامعہ بنوریہ، پاکستان، سیریل نمبر:۸۰۵۲)

---

(۱) یعنی ساقط شدہ بچہ کو۔ سعید احمد پالنپوری